إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۶ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ راکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کو سر درد اور ضعف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے اپریشن کا زخم گو اچھا ہو رہا ہے۔ مگر پیشاب کے اخراج میں تکلیف زیادہ ہے۔ جس کے باعث بہت کمزوری ہو گئی ہے مزید اپریشن کے لائق طاقت نہیں ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ تکلیف رفع فرما کر صحت عطا کرے۔

جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے کی اپیل کی سماعت ۱۰ اکتوبر کو لاہور ہائی کورٹ میں ہوگی احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

۸ راکتوبر بعد نماز مغرب جناب چودھری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈانسپکٹر آف سکولز نے اپنے لڑکے نورالدین جہانگیر صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ مقامی امیر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور حافظ محمد عمر صاحب بابانہ ریاست پٹیالہ کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے لئے اور مولوی عبدالغفور صاحب گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب گوجرانوالہ سلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسیح اوّل اور مسیح ثانی کی دُعا

"مجھے خیال آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے جب دیکھا۔ کہ صلیب کا واقعہ ٹلنے والا نہیں تو ان کو اس امر کا بہت ہی خیال ہوا۔ کہ یہ موت لعنتی موت ہوگی۔ پس اس موت سے بچنے کے لئے انہوں نے بڑی دُعا کی دل بریاں اور چشم گریاں سے انہوں نے دعا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آخر وہ دعا قبول ہوگئی چنانچہ لکھا ہے۔ فَسُمِعَ لِتَقْوَاهُ ہم کہتے ہیں کہ جیسے پہلے مسیح کی دعا سُنی گئی۔ ہماری بھی سنی جائیگی۔ مگر ہماری دعا اور مسیح کی دعا میں فرق ہے۔ اس کی دعا اپنی موت سے بچنے کے لئے تھی۔ اور ہماری دعا دُنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے۔"

عوارض جسمانی میں راز

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری کمزوری کا سِرّ یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کیا ہوا تھا۔ کہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دُور کیا جائے۔ اور ہم کو اس سے الگ رکھنا تھا۔ اس لئے اس نے عوارض اور کمزوری کے ساتھ بھیجا۔ اور یہ بھی کہ اپنی کسی کارروائی پر گھمنڈ نہ ہو۔ بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کے فضل کے خواستگار رہیں"۔

(الحکم ۱۷۔ فروری ۱۹۰۱ء)

عیسائیوں کا احمدیت کے مقابلہ میں فرار

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پادری جس قدر ہماری جماعت کو برا سمجھتے ہیں۔ اور اس سے دُشمنی کرتے ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو اس قدر بُرا نہیں سمجھتے۔ جہاں کہیں ہمارا ذکر ہو۔ گالیاں دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان کی فطرت خود تسلیم کرتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ ان کو ہلاک کر دینے والا ہے۔ جیسے بلی کا مونہہ جب چوہا دیکھتا ہے۔ حالانکہ اس نے پہلے کبھی اس پر حملہ نہ بھی کیا ہو۔ فوراً ہی سمجھ جاتا ہے کہ یہ میری دُشمن ہے۔ بکری نے کبھی شیر کو دیکھا بھی نہ ہو لیکن جونہی اُسے نظر آجائے۔ وہ گھبرا کر کھانا پینا چھوڑ دے گی۔ اسی طرح پر عیسائی ہمارے سلسلہ کے کسی آدمی کو دیکھ کر ہی اس سے بے زار ہو جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان سے کوئی امید ان کو نہیں ہے ان کی فطرت ہی ان کو بتا دیتی ہے"۔

نیکوں اور بدوں کے امثال ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں

"فرمایا۔ کوئی عمدہ آدمی خوشنما ہو۔ تو صدمہ ضرور ہوتا ہے لیکن دُنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکوں کے بھی اور بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دُنیا کو دوری لکھا ہے۔ کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور میں گزر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ دوسرے دور میں پیدا۔"

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل تبرکات کی اطلاع موصول ہوئی۔

(۱) میاں محب الرحمٰن صاحب۔ حضرت اقدس کے دستِ مبارک کا لکھا ہوُا ایک خط

(۲) سید افتخار حسین صاحب۔ حضرت اقدس کے سر مبارک کے کچھ بال

(۳) مرزا محمد ابراہیم صاحب (۱) حضرت اقدس کے چند بال (۲) حضور کی دو تحریریں

(۴) جناب میر قاسم علی صاحب۔ (۱) گرم واسکٹ کا ایک پیس جس پر بٹن بھی لگے ہوئے ہیں۔ (۲) موئے مبارک۔ حضرت اقدس کے ریش مبارک اور سر کے کافی مقدار میں (۳) مولوی ثناء اللہ امرتسری کو جو چٹھی حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائی۔ اور جو اخبارات سلسلہ میں "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" کے عنوان سے شائع ہوئی۔ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء (۴) ۱۵ اپریل کے مندرجہ ذیل آٹھ الہامات دستخطی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بدر میں طبع ہونے کے لئے حضور نے دیئے۔

(۱) فتح ہے تمہاری۔ (۲) تمہارے نام کی (۳) ان شانئک ھو الابتر (۴) حمٰد ظباءۃ۔ (۵) انت منی بمنزلۃ موسیٰ (۶) احمد (۷) غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے) (۸) پھر قرآن مجید دیکھا اس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوُا تھا۔ سلامٌ قولاً من رب رحیم

(۵) چشمۂ مسیحی کتاب حضور نے اپنے دستِ مبارک سے پیکٹ کرکے اس پر پتہ اپنے قلم مبارک سے میرا لکھ کر مجھے دہلی روانہ کیا تھا۔

(۶) ایک خط بجواب رقعہ مولوی یار محمد مختار مرحوم

(۵) حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت اقدس کے ایک کرتہ سے تیار کردہ ایک چھوٹا کرتہ۔

(۶) عطاء اللہ صاحب۔ ایک ململ قمیص کی کھلی آستین (ناظر تالیف وتصنیف قادیان)

حج پر جانیوالے احمدی احباب

احمدی احباب میں سے جو دوست امسال حج پر تشریف لے جا رہے ہوں۔ وہ براہ مہربانی اپنے نام وپتہ سے مطلع فرما کر ممنون کریں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ممبران دار الشکر کمیٹی کو اطلاع

۳۰ ستمبر بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں حسب قواعد قرعہ ڈالا گیا۔ ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب گورداسپور کے نام قرعہ نکلا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف حسب قواعد جب چاہیں رقم قرعہ لے سکتے ہیں۔

سکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان

درخواست برائے اجراء "الفضل"

ضلع لاہور کے ایک نادار متلاشی حق صاحب درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب استطاعت ان کے نام اخبار جاری کرادیں۔ جو دوست حصول ثواب کی غرض سے ان کے نام اخبار جاری کرانا چاہیں وہ مینیجر الفضل کے نام قیمت روانہ فرمادیں۔ تا اخبار جاری کردیا جائے۔ (مینیجر)

مہاراجہ بہادر پٹیالہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ

ناظر صاحب امور خارجہ نے ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر پٹیالہ کے دسہرہ دربار کی تقریب پر مبارکباد کا جو تار ارسال کیا تھا۔ ہز ہائی نس کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوُا ہے۔

پٹیالہ ۵/۱۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء۔ مجھے ہز ہائی نس مہاراج ادھیراج کی طرف سے ہدائت ملی ہے۔ کہ میں آپ سے درخواست کروں۔ کہ آپ نے دسہرہ دربار کی مسرت آفرین تقریب پر مبارکباد کا جو پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اس کے لئے ہز ہائی نس کی جانب سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کروں۔

احمدیہ کانفرنس بنگال کا بائیسواں سالانہ جلسہ

برہمن بڑیہ ۷ اکتوبر۔ مولوی عبد المالک صاحب خادم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احمدیہ کانفرنس بنگال کا بائیسواں اجلاس جو کل شروع ہوُا تھا آج بھی جاری رہا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان ومغربی افریقہ جو قادیان سے تشریف لائے تھے شریک جلسہ ہوئے۔ مولوی بدر الدین احمد صاحب بی۔ ایل آف رنگ پور اور مولوی دولت احمد خان صاحب بی۔ اے آف کلکتہ نے خلافت کی اہمیت اور فرقہ وار مسئلہ پر تقریریں کیں۔ مولوی ابو الحسین صاحب سب رجسٹرار بجیت پور نے احباب کو جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی اپیل کی۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے "اسلامی فتوحات کا راز اور ان کے اعادہ کا امکان" کے موضوع پر تقریر کی۔ مستورات کی کانفرنس کل منعقد ہوگی۔ احباب نے بڑی سرگرمی اور جوش وخروش سے کانفرنس میں حصہ لیا ہے۔

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح } شیخ بشیر احمد صاحب پارسل کلرک لاہور ریلوے سٹیشن کے نسبتی بھائی شیخ عبد الواحد صاحب ابن منشی اکبر علی صاحب محکمہ انہار گورداسپور کا نکاح ۲ اکتوبر کو شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کی دختر عزیزہ خاتون کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر چودہری احمد جان صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد دین

ولادت } حمید احمد صاحب میمو برما کے ہاں ۲۱ جولائی لڑکا تولد فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منیر احمد نام تجویز فرمایا۔ چودہری محمد صادق صاحب باجوہ کے ہاں ۲۶ ستمبر لڑکا تولد ہوُا۔ مولوی محمد نذیر صاحب قریشی مبلغ کے ہاں ۲۱-۲۲ ستمبر کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوُا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد حمید نام تجویز فرمایا۔ ۲ اکتوبر ڈاکٹر عبید اللہ صاحب لاہور کے ہاں لڑکا تولد ہوُا

دعائے مغفرت } مولوی عبد الحکیم صاحب طبیب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ ۲۸ ستمبر کو وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ شعبان ۱۳۵۵ھ

یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ کا فرض

امسال نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ ۱۶ اکتوبر مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے آنے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ اس دن ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے۔

سلسلۂ احمدیہ کو قائم ہوئے مارچ ۱۹۳۹ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پچاس سال پورے ہو جائیں گے۔ گویا نصف صدی اُس الٰہی پیغام پر گزر رہی ہے۔ جو اس نے اپنی بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اس عرصہ میں کتنے لوگ احمدی ہوئے۔ کتنے ملکوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہونچا۔ اور کتنے قلوب روحانیت سے لبریز ہوئے۔ یہ ایک طویل اور لذیذ داستان ہے۔ احمدیت جو ابتداء میں ایک بیج کی صورت میں تھی۔ اس عرصہ میں ایک ایسا تناور درخت بن چکی ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے لاکھوں بندگانِ خدا آرام کا سانس لے رہے ہیں۔ اور جس کی شاخیں اکناف و اطرافِ عالم میں بڑی سرعت سے پھیل رہی ہیں۔ لیکن یہ ترقی خواہ کس قدر عظیم بالشان کیوں نہ ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے مقصد اور ہمارے نصب العین کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ہمارا مقصد یہ نہیں۔ کہ ہم کسی ایک قوم کو احمدی بنائیں۔ ہمارا مقصد یہ بھی نہیں۔ کہ ہم کسی ایک ملک کو احمدی بنائیں۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم تمام دُنیا کو آستانۂ احمدیت کی طرف کھینچ لائیں۔ اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہے۔ جس کے کانوں تک احمدیت کی آواز نہ پہونچ جائے۔ یہ مقصد جس قدر پاکیزہ ہے۔ اسی قدر عظیم الشان بھی ہے۔ اور اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم اپنی تبلیغی جدوجہد کو روز بروز تیز کریں۔ یہاں تک کہ ہم اپنے اس مقصد کو حاصل کر لیں۔

اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ کہ تین صدیاں ابھی اس زمانہ پر نہیں گزریں گی۔ کہ کیا یورپ اور کیا ایشیا اور کیا جزائر کے رہنے والے سب حلقہ بگوشِ اسلام بن جائیں گے۔ اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے۔ جیسے آجکل بعض نیچ اقوام ذلیل سمجھی جاتی ہیں۔ اس تین سو سال کے عرصہ میں سے پچاس سال گزر چکے۔ اور اڑھائی سو سال باقی ہیں۔ ان اڑھائی سو سالوں میں ہم نے بادشاہوں کو۔ اور ان کی پارلیمنٹوں کو۔ حکومتوں کو اور ان کی رعایا کو۔ چھوٹوں کو اور بڑوں کو۔ گوروں کو۔ اور کالوں کو غرض ہر طبقہ ہر ملک اور ہر قوم کے لوگوں کو احمدیت کا والا و شیدا بنانا۔ دُنیا کے تمام بتوں کو توڑنا۔ مغربیت کے طلسم کو کلی طور پر اڑانا۔ مذاہب غیر کو اسلام کے مقابلہ میں سرنگوں کرنا اور دُنیا کے تمام تمدنوں کو مٹا کر اسلامی تمدن کو قائم کرنا ہے۔ یہ کتنا بلند مقصد ہے کتنا رفیع الشان نصب العین ہے۔ کس قدر انسانی عقل کو خیرہ کرنے والا ارادہ ہے۔ مگر زمین و آسمان کا خدا کہتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور یقیناً ایسا ہی ہوگا۔

لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس کے ساتھ ہم پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اور ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ اپنی طرف سے اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کی انتہائی کوشش کریں۔ جبکہ اسلام کا سورج مغرب کی زمین سے طلوع پذیر ہو۔ اس کے لئے ہمیں جانی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ اور مالی بھی۔ ہمیں وطنی قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ اور ہمیں اپنے آرام و آسائش کو بھی ترک کرنا ہوگا۔ عزتوں اور جاہتوں کو بھی خیر باد کہنا ہوگا۔ گویا سر سے کفن باندھ کر میدان عمل میں گامزن ہو جانا پڑے گا۔ تب اللہ تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے اُتریں گے۔ اور جو کام ہم سے نہیں ہو سکے گا۔ اسے وہ خود سرانجام دیں گے۔

یوم التبلیغ کیا ہے۔ یہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرنے کی ایک حقیر کوشش ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ ہماری عمر کتنی ہے۔ اور ہمارے سامنے اسلام کی ظاہری فتح کا دن آئے گا یا نہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ اگر آج ہم احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنے اوقات صرف کریں گے۔ تو اسلام کی فتح کی یادگار میں جن لوگوں کے اسماء عرشِ الٰہی پر لکھے جائیں گے ان میں ہمارا نام بھی ہوگا۔ اور گو ہم دُنیا میں نہ ہوں گے۔ مگر عالم ثانی میں خدا تعالےٰ کے فرشتے آکر ہمیں مبارکباد دیں گے۔ اور کہیں گے خوش ہو۔ کہ آج تمہاری مساعی پھل لائیں۔ آج وہ بیج جو تم نے اپنے ہاتھ سے بویا تھا۔ ایک ثمر ور درخت کی صورت اختیار کر گیا ہے اور آج تمام دُنیا تمہارے طفیل ایک نئے رنگ میں رنگین ہو گئی ہے۔ اور یقیناً اس وقت ہمیں ویسی ہی خوشی ہوگی۔ جیسی اس دُنیا میں موجود لوگوں کو ہوگی۔

پس اے [illegible] یوم التبلیغ جو ۱۶ اکتوبر کو آرہا ہے اسے پورے اہتمام سے مناؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ آپ کی جماعت کا کوئی فرد اس میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ تبلیغ کوئی معمولی چیز نہیں یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ جو ان کی جماعتوں کو ملا کرتا ہے۔ انبیاء اپنے پیچھے کوئی مال۔ دولت۔ اور جائداد نہیں چھوڑ جاتے۔ بلکہ وہ اپنے روحانی کمالات اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پھونک جاتے ہیں۔ اور انہی کمالات میں سے ایک تبلیغ بھی ہے جو درحقیقت انبیاء کا پہلا فرض ہے وہ دن رات تبلیغ کرتے۔ اور صبح و مسا اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے مولےٰ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ تو یہی ورثہ ان کے ماننے والوں کو ملتا ہے۔ اور ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ پر زور دیں۔

پس انبیاء کے اس ورثہ کی بے حرمتی نہ کرو۔ بلکہ کوشش کرو کہ اس ذمہ واری سے تم عمدگی سے عہدہ برآ ہو سکو تا موت کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملو۔ تو انہیں عرض کر سکو۔ کہ اے ہمارے آقا ہم نے تیرے نام کو دُنیا میں پھیلانے میں کبھی تساہل سے کام نہیں لیا۔ بلکہ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے ہمارے مدنظر آپکی تبلیغ کو ہی دُنیا کے کناروں تک پہنچانا تھا۔

مختصر یہ کہ ۱۶ اکتوبر کو عمدگی سے یوم التبلیغ منایا جائے۔ اور اپنی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ارسال کی جائیں۔

طلاق کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک فتوے کی تشریح

اخبار الفضل مجریہ ۱۶ اگست ۳۸ء میں طلاق کے متعلق چند فتاوے کی تشریح مولوی شریف احمد صاحب بگوں کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس میں ایک فتوے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ درج تھا۔ کہ

”ہمارے نزدیک شریعت کا فیصلہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے۔ کہ میں تیرے پاس نہ آؤں گا۔ (یعنی میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ بعد اور زبان سے نہ کہے مگر سلوک ایسا کرے۔ تو ایک سال بعد اور مفقود الخبر ہو تو تین سال بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کا حق رکھتی ہے“

اس فتوے کی تشریح مفتی صاحب سلسلہ عالیہ نے یہ کی تھی۔ کہ

”اس فتوے کا نفاذ عدالت یا قضاء کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے .... پہلی دو صورتوں میں جب تک عدالت یا قاضی خاوند سے اس کی بیوی کی شکایات کے متعلق پوچھ کر فیصلہ نہ کرے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت کو نکاح ثانی کا حق حاصل نہیں“

اس بارہ میں ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے دریافت کیا کہ کیا حضور سے فتوے لینے کے بعد بھی اس کا نفاذ قضاء کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور قضاء کے لئے خاوند سے دریافت کرنا ضروری ہے یا عورت حضور سے فتوے لینے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی مجاز ہے؟

اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا وہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

”اگر تنازعہ مابین احمدیاں ہو تو ضروری ہے۔ کہ قضاء فیصلہ کرے گو بقیہ حصہ سے میں متفق نہیں۔ پوچھنے کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ وہ اسے عورت کے الزام کی تردید کا موقعہ دے۔ ورنہ اس الزام کی تصدیق کے بعد کسی اور تفتیش کی قاضی کو اجازت نہیں“

نواب شاہ سندھ میں تبلیغ احمدیت

دریا خاں مغربی میں علاقہ کے احمدیوں کو جمع کر کے مقام گوٹھ امر تسریاں انجمن احمدیہ قائم کی گئی۔ محمود آباد فارم میں دو جلسے رات کے وقت منعقد کئے گئے۔ جن میں خاکسار۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب۔ مولوی حسن دین صاحب مولوی فاضل اور سیٹھ عزیز احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ دونوں جلسوں کے بعد سندھی علماء کی طرف سے سوالات کئے گئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ایک دوسرے موقعہ پر ایک صاحب نے بیعت کی۔ گوٹھ چودہری عبد الحمید صاحب گجراتی متصل محمود آباد فارم میں تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ مل گیا۔

ماہ اکتوبر میں انشاء اللہ مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا جائے گا۔ سکرنڈ ۲ پنجورو جاگیر۔ چوکی کھنڈار۔ کمال ڈیرہ۔ ٹانوری۔ صوبہ ڈیرو۔ سکھر۔ خاکسار محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دار التبلیغ کلکتہ کی تبلیغی رپورٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں مقررہ پروگرام کے مطابق ہر ہفتہ چار جلسے مختلف مقامات پر ہوتے رہے۔ ان جلسوں میں سے ایک تو دار التبلیغ میں ہوا جس کے لئے انگریزی و بنگلہ اخبارات میں اعلان کر دیا جاتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں احمدی احباب کے علاوہ ہندو اور مسلمان بھی آتے رہے۔ اس جلسہ میں صداقت اسلام اور صداقت احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر میاں عبد الرحمٰن صاحب انجنیئر۔ مولوی دولت احمد خان صاحب وکیل۔ مولوی عبد التین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ دوسرا جلسہ کلکتہ کے ایک پارک میں ہوتا رہا۔ وہاں تعلیم یافتہ لوگ خصوصاً ہندو بکثرت آئے۔ وہاں پر مولوی دولت احمد خان صاحب وکیل بنگلہ میں اور مولوی محمد بہار الحق صاحب ایم۔ اے وخاکسار انگریزی میں تقریریں کرتے رہے۔ میں اسلام کے فضائل بیان کرنے کے علاوہ عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری دے کر احمدیت کا مطالعہ کرنے کی دعوت دیتا۔ ایک تقریر مکرم چودہری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔ اے نے بھی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انگریزی زبان میں کی۔ اس جگہ تقریروں کے نتیجہ میں بعض ہندوؤں نے ہمارے خیالات کی بہت تعریف کی۔ لٹریچر شوق سے لیا۔ اور دار التبلیغ میں آئے۔ سننے والوں کی تعداد ڈیڑھ دو صد تک ہوتی رہی۔

باقی دو جلسے بھی پبلک مقامات پر کئے گئے۔ جہاں مولوی امیر علی صاحب مولوی دولت احمد خان صاحب اور خاکسار تقریریں کرتے رہے۔ حاضری بعض دفعہ تین صد تک بھی ہو جاتی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہندو مسلمان سب ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنتے۔ ہر جلسہ کے موقعہ پر ٹریکٹ وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بعض لوگ زیر اثر ہیں۔ اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب بمعہ پانچ چھ مسلمانوں کے ہمارے ایک احمدی بھائی محمد بوٹا صاحب کی کوشش سے دار التبلیغ میں آئے۔ اور عد اڑھائی گھنٹہ تک وفات مسیح کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ انکے ساتھی احمدیت کے متعلق بہت اچھا اثر لیکر گئے اسکے علاوہ اور بھی بعض ہندو اور مسلمان ہمارے مکان پر آئے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔

خاکسار ماہ جولائی میں ایک فٹ بال کا میچ دیکھنے کے لئے گیا وہاں دو نوجوان تعلیم یافتہ مسلمانوں سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ چنانچہ ان میں سے ایک کے ہمراہ ایک اور نوجوان دار التبلیغ میں آئے۔ ہر دو کو تبلیغ کی گئی۔ ایک نوجوان نے زیادہ دلچسپی لینا شروع کی۔ اور خاکسار کی تجویز کردہ کتابوں کا مطالعہ کرنے کے علاوہ ہمارے مکان پر بھی آتے رہے۔ اور احمدیت کے تمام پہلوؤں کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔

آخر اب انہوں نے تحقیق کے بعد احمدیت کو قبول کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط ارسال کر دیا ہے۔ احباب ان کی استقامت اور یہاں احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں؛

خاکسار۔ محمد یار عارف از کلکتہ

حضرت علامہ مولانا خواجہ محمد عبید اللہ صاحب بسمل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حکیم مولوی محمد عبید اللہ صاحب بسمل اگرچہ طبعی عمر کو پہونچکر فوت ہوئے ہیں۔ لیکن جن صفات کے وُہ مالک تھے۔ اور جو خوبیاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ ان کے لحاظ سے ان کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑے صدمہ۔ اور رنج کا باعث ہے۔ حضرت بسمل مسلّمہ قابلیت کے بزرگ اور اعلےٰ پایہ کے انسان تھے۔ چنانچہ ان کی وفات پر ان غیر احمدی میں بھی بہت رنج محسوس کیا گیا ہے۔ جو ان سے شناسا تھے۔ اور غیر احمدی اخبارات نے ان کی وفات کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔ ہم ممنون ہیں۔ اپنی محترم بہن۔ اہلیہ صاحبہ خان ظفر الحق صاحب۔ ای۔ اے۔ سی۔ رہتک کے۔ کہ انہوں نے حضرت بسمل کے جن سے انہیں قریبی رشتہ بھی ہے۔ کچھ سوانح لکھ کر بھیجے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(ایڈیٹر)

میرے پڑنانا حضرت مولانا خواجہ مظہر جمال صاحب قطب العارفین حضرت امام علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین مکان شریف رتڑ چھتر کے امرتسر میں اسی طرح خلیفہ مقرر تھے جس طرح حضرت مولانا احمد جان صاحب (خسر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) لدھیانہ میں۔ ان کے دو صاحبزادے تھے بڑے صاحبزادے کا نام خواجہ محمد حسین بخش صاحب۔ اور چھوٹے کا نام خواجہ محمد عبید اللہ صاحب تھا۔ خواجہ محمد حسین بخش صاحب میرے نانا تھے۔ اور حضرت بسمل صاحب ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

مولانا بسمل صاحب کی طبیعت شروع سے ہی علم طب اور علوم دینیہ کی طرف بہت مائل تھی۔ چنانچہ ان کی ابتدائی عمر سیر و سیاحت میں ہی بسر ہوئی۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد اپنا جدی مکان جو اُن کے حصے میں آیا۔ میرے نانا جان کے پاس فروخت کر کے بمبئی چلے گئے۔ اور وہاں پر بھی اپنی فارسی تعلیم جاری رکھی۔ اور کتاب ترجمان پارسی کا مسودہ تیار کیا۔ اتفاقاً جنرل عظیم الدین خان بہادر مدار المہام ریاست رام پور کسی سرکاری کام کے لئے بمبئی گئے۔ تو بسمل صاحب کی اُن سے ملاقات ہوئی۔ اور جنرل صاحب انہیں اپنے ہمراہ رام پور لے گئے۔ اس طرح علوم و فنون عربی و فارسی کے مشہور کتب خانہ رام پور تک ان کی رسائی ہوئی۔ مولانا بسمل کا مطالعہ بہت ہی وسیع تھا۔ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی لائبریری۔ کتب خانہ آصفیہ دکن اور ہندوستان کی دیگر لائبریریوں اور مشہور خانگی کتب خانوں کو دیکھتے پھرے۔

مسدس مدو جزر اسلام کی تصنیف

رام پور کی رہائش کے دنوں میں مسدس مدو جزر اسلام پر قلم اٹھایا۔ جس کی نسبت کلکتہ کے فارسی اخبار "حبل المتین" نے لکھا۔ "یکے از وطن پرستان اہل ایران"۔ اور مشہور ایرانی مشہور شاعر شیوا بیان نے کہا۔ "واللہ من بہتر ازیں نمے توانم گفت"!

منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی اور منشی المیر اللہ صاحب تسلیم نے مولانا بسمل کی مدح سرائی میں جو کچھ لکھا۔ وُہ ریاست رام پور کے کتب خانہ کی رپورٹ میں درج ہے۔

دیگر تصانیف

ارجح المطالب۔ مسدس مدو جزر اسلام اور ترجمان فارسی تینوں کتابیں لاہور میں آکر مختلف چھاپہ خانوں میں چھپوائیں ارجح المطالب کی نسبت تمام ہندوستان میں شہرت ہوگئی۔ کہ ایسی کتاب آج تک ہندوستان میں نہیں لکھی گئی۔ ترجمان فارسی کو سید ممتاز علی صاحب مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاہور نے بڑے اہتمام سے نہایت خوشخط چھاپا۔ اور شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی جیسے نقاد سے اور شمس العلما مولوی الطاف حسین صاحب حالی جیسے دقت پسند مصنف نے۔ اور مولوی ذکاء اللہ صاحب جیسے عالی دماغ پروفیسر سے۔ اور سید امیر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا سے۔ اور خان بہادر پیرزادہ محمد حسین خان صاحب ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج سے۔ اور ربیل صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب سے ریویو حاصل کر کے ٹکیسٹ بک کمیٹی میں پیش کئے۔ اور تین سو روپیہ انعام حاصل کیا۔ اور مدارس پنجاب کے کورس سرمایہ خرد۔ و پیرایہ خرد۔ گنجینۂ خرد۔ کے ابتدائی صفحات "ترجمان پارسی" کے انتخابات سے مزین ہوئے اور تخمیناً دس سال تک زیر تعلیم رہے۔

لاہور میں مثنوی مراۃ الاسلام لکھی جو امرتسر کے مطبع روزبازار میں چھپی۔ جس کی نسبت مولوی سید امیر احمد شاہ صاحب رضوانی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ کتاب اسلامی سکولوں میں رائج ہونے کے قابل ہے۔ انہی ایام میں امیر امان اللہ خان سابق والئے کابل کے خسر طرزی صاحب قسطنطنیہ سے لاہور میں آئے اور بوجہ سابقہ تعارف کے مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار کے مکان پر فروکش ہوئے۔ چونکہ طرزی صاحب فارسی کے کہنہ مشق شاعر اور نہایت شعر فہم اور قدردان شعرا تھے۔ مولوی محبوب عالم صاحب مولانا بسمل صاحب کو بھی اپنے ساتھ ملاقات کے لئے لے گئے۔ طرزی صاحب مراۃ الاسلام کو پڑھ کر کہنے لگے۔ اب ہمارا ہندوستان کا سفر بیکار نہیں گیا "ایں تحفہ را بکابل خواہیم برد"!

مولوی محبوب عالم صاحب نے مولانا بسمل صاحب سے درخواست کی۔ کہ "ترجمان پارسی" کی طرز پر ایک کتاب لکھیں۔ اور ساتھ اُردو ترجمہ بھی ہو۔ چنانچہ بسمل صاحب نے فارسی بول چال لکھی۔ اور پیسہ اخبار کے چھاپہ خانہ میں چھاپی گئی اور بلوچستان کے سرکاری مدارس کے مڈل کورس میں مدت تک جاری رہی۔

ایک مثنوی

فارسی کے اس اجل عالم کو اس زبان پر جس قدر تصرف تھا۔ اس کا کسی قدر پتہ ذیل کی مثنوی سے لگ سکتا ہے۔ ان کی دوسری خوبیوں پر پھر لکھوں گی۔

اے خدا گرچہ عذرِ من لنگ است
نالہ ام نیز خارج آہنگ است
رحم فرما و حرف من بشنو
درہم از عرضِ حال بندہ مشو۔
من نہ از مکہ کعبہ وزدیدم
بتِ بے جان تہ من پرستیدم
من نہ در ہیکلِ سلیمانی
نصب کردم صلیب نصرانی
من نہ کشتم جناب یحییٰ را۔
نکشیدم بدار عیسیٰ را۔
من پرستار سومنات نیم
خادمِ لات یا منات نیم
خود تو دانی کہ من مسلمانم
ہست توحید دین و ایمانم
پس چرا میدہی مرا تعزیر۔
خاصۃً ایں زماں کہ گشتم پیر

نفشقہ دیدی اگر بہ جبہ من
بے محابا سرم زتن برکن
دیدہ گر صلیب در گردن
گردنِ من بہ تیغ تیز بزن
برکمر دیدہ اگر زنار
خون بسمل کر دست بکش بردار
گر نہ آں دیدہ نہ ایں با من
استخوانم بکوب در ہاون

43

دستِ موسیٰ زتو نے خواہم
دم عیسےٰ زتو نے خواہم
لحنِ داوُد ہم نمے خواہم
معجزِ ہود ہم نے خواہم
صبرِ ایوب ہم نے خواہم
حزنِ یعقوب ہم نے خواہم
ملک داری زتو نمے خواہم
شہر یاری زتو نے خواہم
تاجِ شاہی زتو نے خواہم
کجِ کلاہی زتو نے خواہم
تختِ طاؤس را نمے خواہم
بختِ کاؤس را نمے خواہم
جامِ جمشید ہم نمے خواہم
طشتِ خورشید ہم نمے خواہم
جاہ کیخسروی نمے خواہم
ملکت کسروی نمے خواہم
صولتِ سنجری نمے خواہم
دولتِ اکبری نمے خواہم
من بدخشاں زتو نمے خواہم
بحرِ عماں زتو نمے خواہم
رود جیحوں زتو نمے خواہم
نہر سیحوں زتو نمے خواہم
ملکِ ایراں زتو نمے خواہم
دشتِ توراں زتو نمے خواہم
ہند وسندھ وعرب نمے خواہم
مصر وشام وحلب نمے خواہم
آسماں وزمیں نمے خواہم
از تو عرش بریں نمے خواہم
از تو خواہم کہ یارِ من باشی
مونس جان زار من باشی
وقت مردن بیادِ من آئی
در دلِ بے مرادِ من آئی
چوں ز دنیا رہ سفر گیرم
لطف فرما بیاد تو میرم
تا بیاد تو بگذرم از ہوش
نام تو گیرم و شوم خاموش
از بدن چوں رواں رواں گردد
نام پاک تو در دہاں گردد
للہ الحمد بر زباں باشد
حسبی اللہ در دجاں باشد

(باقی)

حقیقت الجن والجان

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاور

عامۃ الناس کا خیال

عامۃ الناس کا خیال ہے کہ جن ایک مخلوق ہے۔ جو ملائک کے بالمقابل واقع ہے۔ وہ غیر مرئی جاندار ہیں۔ جن میں جو لوگ اچھے اور مضر رساں نہیں وہ مسلمان اور مکلف بہ احکام شریعت ہیں۔ بعض ان میں سے امت محمدیہ میں بھی داخل ہیں۔ اور بعض مشرک اور شریر اور کافر ہیں۔

جو شریر ہیں وہ گوناگوں شکلیں بدل سکتے ہیں۔ روحی کے گوڑے سے کر ایک مہیب اور بدنما اور نہائت عریض وطویل وجود اختیار کر سکتے ہیں انسانوں کو ڈراتے ہیں۔ زندوں یا مردوں کے اجسام میں گھس جاتے ہیں۔ اور ان سے گوناگوں حرکات عجیبہ کراتے ہیں اور قسما قسم کی باتیں اور زبانیں بول لیا کرتے ہیں۔ بعض عامل ان کو تسخیر کر لیتے ہیں۔ اور ان سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر شہر میں ایسے عقائد کے لوگ اور جنوں کے عامل مل سکتے ہیں*

اناجیل اربعہ میں جنوں کا بیان

اناجیل اربعہ میں جنوں کے بیماروں کا کثرت سے ذکر آیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری بھی جنوں کے عامل مشہور ہیں۔ اور ہنود بھی جنوں کے قائل ہیں ہم جو امت محمدیہ کے افراد ہیں اور ہمارا راہنما اور رہبر قرآن کریم ہے۔ ہمارے تمام عقائد کی بنیاد اسی کتاب اللہ پر ہے چونکہ وہ عربی زبان میں ہے۔ اس واسطے اس کے الفاظ اور محاورات کا حل کتب لغت عرب کو چاہتا ہے۔ اور ایک لفظ کے جو معنے لغت عرب بیان کرے۔ اسی وسعت معانی کو مدنظر رکھ کر کسی لفظ یا جملہ کے وہ معنے کرنے مناسب ہیں۔ جو قانون الہیٰ کے مطابق ہوں۔ اور تجربہ ومشاہدہ کے خلاف نہ ہوں اور عقل کو دلیل کرتے ہوں۔ ورنہ اسکے خلاف تمام معانی ومطالب بیکار ثابت ہوں گے۔ اور محتاج دلیل ہونگے۔

قرآن کریم کے ارشادات

قرآن کریم میں آیت مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ. سے ثابت ہوتا ہے کہ مخلوقات دو قسم پر ہے۔ ایک مرئی جن میں انس داخل ہے۔ دوسرے غیر مرئی جو جن کہلاتے ہیں۔ اور دونوں جاندار ہیں اور خدا تعالےٰ کی معرفت اور عبادت اور استعانت پر مکلف ہیں۔ قرآن کریم کے رو سے انبیا ورسل کا وجود صرف بنی آدم میں ہوا۔ جنوں میں سے کسی کا نذیر یا رسول ہونا ثابت نہیں۔ کسی جن نبی یا رسول کا ذکر قرآن کریم میں مذکور نہیں۔ جو جنوں کے واسطے امام اور واجب الاطاعت ہو۔ جیسا کہ حضرت آدم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی آدم کے واسطے ہیں اس آئت میں ملائکہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ وہ بھی ایک مخلوق ہے جو خدا تعالےٰ کی عبادات اور حمد وثنا اور تعمیل ارشاد پر مکلف ہے پس ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انکا ذکر اس آئت میں بھول گیا یا ترک کر گیا۔ لہذا ہم ضرور کہیں گے۔ کہ ملائک بھی جن میں داخل ہیں۔ البتہ اقسام جن دو ہو گئے ایک نوری وجود جو ملائکۃ اللہ ہیں۔ دوسرے ناری وجود جو جان کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ سے ظاہر ہے۔ ملائکۃ اللہ بھی جنات کی ایک قسم ہیں وہ جن جو ملائکۃ اللہ کہلاتے ہیں وہ لَا يَعْصُوْنَ بِاَمْرِهٖ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ کے مصداق ہیں اور عباد مکرمون ہیں۔ یعنے وہ خدا کے حکم کیخلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسکی تعمیل کرتے ہیں وہ قابل احترام بندے ہیں انکو حکم ہلا اسجدوا لآدم تو انہوں نے سجدہ کر دکھایا اور اطاعت وفرمانبرداری کی۔ وہ جن جو جان کہلاتے ہیں ان میں سے ایک ابلیس تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے۔ کان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ چونکہ وہ جن (قسم دوم) میں سے تھا۔ اس واسطے اس نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی۔ دوسرے مقام پر ابلیس خود کہتا ہے۔ کہ خلقتنی من نار۔ میری خلقت تو نے آگ سے کی ہے۔ نار میں صفت سرکشی موجود ہے۔ لہذا ابلیس سرکش ہوا یہی ابلیس شیطان کہلایا۔ جو خود ہلاک شدہ ہو اور دوسروں کو ہلاک کرے۔ سب شیاطین اسی جن میں داخل ہیں۔ بعض لوگ ان کو ارواح خبیثہ سے تعبیر کرتے ہیں*

ایک سوال

سوال اب یہ باقی ہے۔ کہ آیا یہ جن از قسم دوم انسانوں کو ضرر پہونچا سکتے ہیں زندوں یا مردوں میں گھس سکتے ہیں۔ اور نئی زبانیں بول سکتے ہیں۔ یا عجیب عجیب حرکات انسانوں سے کرا سکتے ہیں۔ عاملوں کے تابع ہو سکتے ہیں۔ مختلف اشکال عجیب بدل سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن کریم سے۔ تو ایسا ثابت نہیں۔ اگرچہ عامۃ الناس ہنود یا نصاریٰ کے خیالات کے رو کے باعث ایسا امور کے قائل ہوں۔ مگر ہم تو از روئے قرآن کریم ایسے جنوں کے قائل نہیں۔ جب تک یہ باتیں قرآن کریم سے ثابت نہ کی جائیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مرئی وجود ہو۔ جن کی حقیقت ہم پر نہ کھلی ہو۔ تو ہم کو کسی غیر مرئی مخلوق کے ہونے سے انکار نہیں۔ ہزارہا ایسی مخلوقات غیر مرئی ہوں گی جن سے ہم ہنوز واقف نہ ہونگے۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔ مگر انسانوں سے جنوں کا کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔ جب تک دلائل قویہ سے ثابت نہ ہو

غیر مرئی اشیاء بھی جن ہیں

وہ تمام جاندار جراثیم اور حیوانات جو انسانی آنکھ کے لئے غیر مرئی ہیں مگر خوردبین سے نظر آ جاتے ہیں از روئے کتب لغت عرب وہ بھی جن میں داخل ہیں۔ کیونکہ وہ غیر مرئی وجود رکھتے ہیں۔ مثلاً طاعون کا کیڑا۔ بخار کا کیڑا۔ انفلوئنزا کا کیڑا۔ تپدق اور سل کے جراثیم۔ زکام کے جراثیم سب جن ہیں*

لغت عرب کی شہادت

کتب لغت عرب میں لکھا ہے۔ اصل الجن ستر الشئی عن الحاسۃ یعنی وہ غیر مرئی چیز جو حس انسانی سے پوشیدہ ہو چنانچہ لفظ جن میں پردہ اور پوشیدگی کے معنے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جُنَّ اللَّیْل کے معنے ہیں۔ رات نے اس کو پوشیدہ کر لیا۔ یا جن عَلَیْہِ اللَّیْل کے معنے ہیں۔ اس پر رات کی تاریکی کا پردہ چھا گیا۔ الجنان القلب قلب کو بھی جنان کہا جاتا ہے اس واسطے کہ وہ حواس خمسہ سے پوشیدہ ہے قرآن کریم میں ہے۔ اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً یعنی لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ یا آڑ بنا رکھا ہے۔ حدیث میں ہے۔ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ یعنی روزہ ایک ڈھال ہے۔ عربی میں گھنے اور سایہ دار درختوں والے باغ کو جنت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے پتے انسان کو دھوپ سے ڈھانک لیتے ہیں۔ جو بچہ ماں کے رحم میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ ان کو جنین کہتے ہیں۔ جس کی جمع اَجِنَّۃٌ ہے۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ جن بھی اسی وجہ سے جن کہلاتے ہیں۔ کہ وہ ایک روحانی مخلوق ہیں۔ سب فرشتے جن ہیں مگر ہر جن فرشتہ نہیں۔ مجنون اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس کو جنون ہو۔ اور جنون کہتے ہیں اس مرض کو جس میں عقل کے خانہ پر پردہ آ جائے۔

بعض اقوام نے اپنے واسطے اور اپنے غیر کے واسطے الگ الگ اصطلاحات مقرر کی ہیں۔ جیسا کہ عرب اپنے آپکو عرب بمعنی فصیح اللسان اور دوسری اقوام کو عجم گونگا۔ یا حیوان کہا کرتے ہیں آریہ اپنے آپ کو آریہ بمعنی شریف النسب اور مہذب اور دوسروں کو ملیچھ راکھش اور شودر کہتے ہیں۔ یورپ کے باشندے خود کو سفید اور باقی اقوام کو کالے یا حبشی اور غیر مہذب کہتے ہیں اسی طرح بنی اسرائیل اپنے آپ کو خدا کا گروہ۔ مقدس جماعت اور ابن اللہ کہتے تھے۔ اور دوسری اقوام کو ناپاک شیطان کا گروہ اور جن کہتے تھے۔ مثلاً ان کے نزدیک اصل باشندگان کنعان و فلسطین عنقیم ایمیم زمزمیم۔ اموری۔ حتی۔ خریزی حوتی۔ یبوسی۔ فنوتی۔ جن کہلاتے تھے۔ یہی لوگ جو حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں ان کی افواج میں شامل تھے جن کو قرآن کریم نے جن کہا ہے۔ جو تعداد میں ایک لاکھ ترپن ہزار چھ سو تھے۔ اور مزدوروں کا کام کرتے تھے۔ دیکھو کتاب سلاطین جلد اول ۵/۹ ۵/۱۸ تواریخ جلد دوم ۲/۱۸،۱۷ ۸/۹،۷) تورات میں جن کا کوئی ذکر نہیں۔

یہود میں یہ خیال پارسیوں سے پیدا ہوا اور بخت نصر کے حملہ کے قریب پیدا ہوا اور انہوں نے اس کے لئے نام تجویز کیا یونانی زبان میں جی کہتے ہیں زمین کو یا ملک کو۔ فارسی میں گیو یا گیتی کہتے ہیں۔ ج اور گاف آپس میں بدل جاتے ہیں۔ فارسی میں جو لفظ گیہان ہے اسی کو جہان بھی کہتے ہیں۔ لفظ جی کا مجرد مونث واحد جن ہے۔ کنعانیوں کو جنی کہتے تھے۔ اور اس کی جمع جن ہے ہنود مہاجن اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو عامۃ الناس سے الگ محلات اور دکانات میں آرام سے دھوپ سے پوشیدہ رہکر کاروبار کرتا ہے۔

کون سے جن ایمان لائے تھے

قرآن کریم میں سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن میں جن جنوں کا ذکر ہے کہ وہ قرآن کریم سن کر ایمان لائے تھے۔ اور انہوں نے اپنے اہل ملک کو تبلیغ اسلام کی تھی۔ وہ دراصل امت موسویہ کے تابع یہود تھے۔ جو غیر اقوام میں شہر نصیبین میں رہتے تھے۔ اور غیر اقوام میں رہنے کے باعث جن کہلاتے تھے۔ ان کا یہود ہونا اِنَّا سَمِعْنَا کِتَابًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی سے ثابت ہے۔ اور ان کا عقیدہ ختم نبوت وَ ظَنُّوْا کَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا سے ثابت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہماری قوم یہود ان مدینہ و خیبر بھی حضرت موسیٰ کے بعد کسی نبی کے مبعوث ہونے سے ایسے ہی منکر ہیں۔ جیسا کہ تم لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ خدا تعالےٰ حضرت موسیٰ کے بعد کسی کو نبی اور رسول نہ بنائیگا۔ حالانکہ ہم تو حضرت موسیٰ کی کتاب کے بعد ایک اور کتاب سنکر آئے ہیں۔ جو کتاب موسیٰ سے مناسبت اور مشابہت رکھتی ہے اور آسمانی کتاب ہونے کی مدعی ہے۔

پس بالیقین یہ لوگ یہود تھے اور بنی آدم میں سے تھے اور جن کہلاتے تھے اگر یہ کوئی بنی آدم سے الگ مخلوق ہوتی تو ان کے واسطے اپنی جنس میں سے نبی ہونا چاہیئے تھا۔ اور ان کے احکام انسانی احکام سے الگ ہونے چاہیئے تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے مرد اور عورت میں صرف جنس کے فرق کی وجہ سے جدا جدا احکام دئے ہیں۔ اور دونوں کو ایک ہی قسم کے احکام پر مکلف نہیں ٹھہرایا۔ اگرچہ دونوں نسل آدم ہیں۔ پس جن جو نسل انسان سے الگ مخلوق ہے کس طرح صرف نسل انسان کے احکام کے تابع ہو سکتے ہیں۔

کتب احادیث میں جنات کا ذکر

کتب احادیث میں جن کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ سانپ۔ بچھو یا کوئی اور ضرر رساں جانور جو اندھیرے میں رہتے ہیں۔ ہر قسم کے درندے جو دن کو غاروں میں رہتے ہیں۔ اور رات کو نکل کر شکار کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں آیا ہے کانھا جانٌّ گویا کہ وہ سانپ تھا۔ احادیث میں ہے اندھیرے مکان میں داخل مت ہو۔ کہ وہاں جن سانپ بچھو اور ضرر رساں جانور ہوتے ہیں۔ رات کو گھر سے باہر مت نکلو کہ جن ہوتے ہیں۔ چور۔ ڈاکو یا درندے ہوتے ہیں۔ ہڈیاں جنوں کی خوراک ہیں یعنی درندے ان کو کھایا کرتے ہیں۔ کسی غیر آباد مکان یا کوئیں یا غار میں مت جاؤ وہاں جن ہوتے ہیں۔ یہاں مراد زہریلی گیس ہے۔ جو ایسے مقامات میں محبوس ہوتی ہے جس میں داخل ہونے والے کو مرض سکتہ اور بیہوشی وغیرہ ہو جاتی ہے کتب طب کے رو سے جن وہ امراض ہیں جن کے اسباب معلوم نہ ہوں۔ مثلاً بچوں کو ام الصبیان کا ہونا جس میں بیہوشی ہاتھ پاؤں کا مڑنا اور آنکھیں پتھرا جانا علامات ہوتے ہیں۔ لوگ اسکو جن کہتے ہیں۔ مگر دراصل قبض شکم سے پیدا ہونے والی بیماری ہے جس کا علاج کتب طب میں موجود ہے۔ نوجوان عورتوں کو مرض اسٹریا ہوتا ہے جو ماہواری خون کے باقاعدہ نہ آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری میں قریباً وہ سب علامات موجود ہوتی ہیں جو مرض ام الصبیان میں بچوں کو ہوتی ہیں اس کا علاج بھی حکیم اور ڈاکٹر طبعاً جانتے ہیں مرض صرع یا مرگی جو دماغی بیماری ہے۔ شدت بخار میں ہذیان کہنا مرض سرسام مرض سکتہ میں بیہوش ہو جانا سب بیماریاں ہیں جو قابل علاج ہیں۔ مگر لوگ ان کو جن اور آسیب کہتے ہیں۔ عامۃ الناس سے کم ملنے جلنے والے لوگ مثلاً امراء جو گھروں میں زیادہ رہتے ہیں۔ فقیر جو غاروں میں رہتے ہیں پہاڑی لوگ جو جبال میں رہتے ہیں وہ بھی جن کہلاتے ہیں انس اس کے بالمقابل وہ لوگ ہیں جو کثرت سے آپس میں مانوس ہوتے ہیں اور میل جول رکھتے ہیں یا جو شہروں کے باشندے ہیں یورپ میں سپرچو لزم یا مسمریزم ہندوستان میں علم توجہ کا عمل بھی جن کہلاتا ہے یہ امور پریکٹس سے حاصل ہوتے ہیں۔ انکو مذہب یا پاکیزگی اخلاق یا اعمال سے کوئی تعلق نہیں ایک مسلمان ایک ہندو ایک عیسائی ایک دہریہ اسکو کر سکتا ہے۔ اور چال چلن کی پاکیزگی کی بھی کوئی شرط نہیں معمول عامل کے عمل کے تابع حرکات کرتا ہے۔ خود اس کو کوئی ہوش نہیں ہوتا۔ ناواقف لوگ بھی اسکو جن کہتے ہیں کیونکہ عامۃ الناس پر اس کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں۔

وہم کا مرض

ایک بیماری وہم کی بھی ہے۔ وہم کا مرض ہر شخص میں کمی قدر مراتب موجود ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ اگر وہم کے بیمار کو کہا جائے۔ کہ فلاں مقام میں اگر فلاں وقت پر کوئی شخص جائے تو وہاں ہرگز ہرگز نہیں آسکے گا۔ ضرور اس کا دامن یا کرتے کا کوئی حصہ اس میں پھنس جاوے گا۔ یا فلاں مقام پر جن بنتے ہیں جو پہلے روئی کا گولہ بن جاتا ہے۔ پھر بکری کا بچہ یا خرگوش بن جاتا ہے۔ جب انسان اس کو اٹھا لیتا ہے تو اس کی ٹانگیں لمبی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ انسان بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ جب ایک انسان ان خیالات کو لے کر اس مقام میں جاتا ہے تو اگر اتفاق سے اس کو کوئی خرگوش فی الحقیقت نظر آجائے تو وہ یقین کر لیتا ہے کہ ضرور یہ جن ہی ہے یا قوت واہمہ میں ہر درخت یا بوٹا کوئی جانور نظر آنے لگ جاتا ہے اس طرح کمزوری قلب سے بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔

ایک واقعہ

گو در حقیقت کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی جو اس کو متشکل نظر آتی ہے۔ میرے ایک دوست تھے منشی محمد ایوب خان نام تھا موضع شیخ محمدی کے رہنے والے تھے۔ جو پشاور سے سات میل کے فاصلہ پر مشہور گاؤں ہے۔ وہ شہر پشاور کے سٹیشن سے ایک ایسی سڑک سے رات کے دس بجے اپنے گاؤں جا رہے تھے جو ریلوے سٹیشن سے شہر کے باہر باہر مشرق اور جنوب کو ہوتی ہوئی مغرب کو نکل جاتی ہے اور کوہاٹ روڈ پر آملتی ہے۔ راستہ میں پشاور کا مشہور قبرستان اخوند درویزہ اور ہزار خوانی کا علاقہ پڑتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ جب کہ میں اس قبرستان میں پہنچا جو کئی میل کے مربع میں پھیلا ہوا ہے۔ تو ایک درخت ایسا نظر آیا کہ گویا ایک عظیم الشان انسان ہے اور نہایت ڈراؤنی صورت ہے اور مجھ پر حملہ کرنے کو ہے۔ میں بہت خوف زدہ ہوا اور بھوت کا گمان دل میں پھرنے لگا کہ شاید یہ سچ ہے اور پستول پر ہاتھ رکھا اور نکال کر اپنی استقامت کو سنبھالا اور آگے بڑھنے لگا۔ چاندنی رات تھی جب قریب پہنچا۔ تو وہ درخت تھا جس کا سایہ بلند نظر آیا۔ اور اس مہیب شکل میں متشکل ہوا جب اصلیت معلوم ہوئی تو نہایت شرمندہ ہوا کہ کیوں میری قوت واہمہ نے ایسا غلط خیال پیدا کیا۔ پس وہم بھی تصورات اور تخیلات پیدا کرتے ہیں۔ مسمریزم کے عامل اسی قوت واہمہ میں لکڑی سے سانپ بنا لیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مصر کے ساحروں نے رسیوں اور سونٹوں سے سانپ بنائے تھے۔ قرآن کریم میں ہے سحروا اعین الناس واسترھبوھم یعنی ساحروں نے لوگوں کی آنکھوں پر تصرف کر کے سحر کیا اور ان کو ڈرایا۔ فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ۔ یعنی ان کی رسیاں اور سونٹے حضرت موسیٰ کے تخیل میں ان کے سحر کی وجہ سے ایسے نظر آتے گویا وہ بھاگ رہے ہیں۔

بعض لوگ پرانے قبرستانوں یا مرگھٹوں پر رات کے وقت مردوں کی ہڈیوں میں سے فاسفورس کے شعلے نکل کر فضا میں اڑتے دیکھتے ہیں۔ اور گمان کرتے ہیں کہ یہ جن ہیں جو کھیل رہے ہیں۔ مگر سائنس دان جانتے ہیں کہ یہ صرف ہڈیوں کا فاسفورس ہے اور کچھ نہیں۔

ایک پیر صاحب کا قصہ

مجھے ایک شخص نے کہا کہ ہوتی میں فلاں پیر ہیں جن کے قبضہ میں جن ہیں جو ہر روز اس قدر روپیہ کسی نمک میں سے لا کر اس کو بغرض اخراجات لنگر دے جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ اول تو یہ بات قطعاً غلط ہے۔ اس نمک کا حساب روزانہ پڑتال کر کے دیکھو کہ آیا اس میں ایک پیسہ کی بھی کبھی واقع ہوتی ہے یا نہ اگر نہیں تو یہ بات قطعاً جھوٹ ہے اور نمک کا حساب روزانہ باقاعدہ رکھا جاتا ہے دوم اگر ایسا مان لیا جائے تو پھر پیر صاحب کا سارا ایمان اور اسلام یہ ہے کہ وہ چوری کرتا ہے اور جو چوری کے مال سے لنگر چلاتا ہے وہ خود فعل حرام کرتا اور لوگوں کو حرام کھلاتا ہے تب اس کا مرید خاموش ہو رہا۔ اس قسم کے فضول خیالات جاہلوں میں اکثر شہرت رکھتے ہیں مگر اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

جوانی کا نشہ

بعض مرد یا عورتیں جوانی کے نشہ میں قصداً بعض حرکات ایسی کرتے ہیں جن سے لوگوں میں یہ خیال ذہن نشین کراتے ہیں کہ ان پر جن کا اثر ہے۔ حالانکہ وہ محض بناوٹ ہوتی ہے اور کسی خاص غرض کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک نوجوان عورت کا کسی نوجوان سے ناجائز تعلق ہے ایک طرف وہ اپنے اوپر جن کا اثر ظاہر کر کے بیہوش ہونا شروع کر دیتی ہے۔ دوسری طرف اس نوجوان کو پیغام دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو عامل ظاہر کرے اس طرح دونوں صورت ملاقات پیدا کر لیتے ہیں۔ وقس علیٰ ہذا۔ اس کی حقیقت سوائے شرارت کے کچھ نہیں ہوتی۔ شہر پشاور میں بیس پچیس سال قبل عام دستور تھا کہ کوئی نوجوان عورت دوسری ہمجولیوں کو عام دعوت دیتی کہ فلاں دن اور فلاں وقت ان کے گھر پر سب جمع ہوں وہاں "اسرار" کھیلا جائیگا۔ سب ہمجولیاں صاف ستھرا رنگا رنگ لباس پہن کر۔ معطر ہو کر اس دن اس گھر میں جمع ہونے لگ جاتیں۔ مقررہ وقت پر چند ڈومنیاں آجاتیں اور ڈھولک اور باجا ساتھ لاتیں اور گانا بجانا شروع ہو جاتا۔ وہ نوجوان دعوت دینے والی یا اس کے بعد اس کی کوئی سہیلی بھی درمیان میں بیٹھ جاتی اور ارد گرد باقی آمدہ عورتیں حلقہ کر لیتیں اور تالیاں بجاتیں وہ درمیان میں پہلے آگے اور پیچھے ہلنا شروع کرتی۔ بعد میں حرکت کو تیز کرتی۔ پھر ہاتھ پاؤں پھیلا کر حرکت کرتی بالآخر دوسروں پر گرتی اور خوب پکڑ دھکڑ لگ جاتی یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو جاتی۔ بالآخر اس کو ٹھنڈا کر کے ہوش میں لایا جاتا۔ اور پھر دوسری کی باری آتی۔ اس کو بھی پشاور کے لوگ جن کہتے ہیں مگر کیا کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ یہ فی الحقیقت جن کا ثبوت ہے یہ محض جوانی کے کرتوت ہیں

ہر عقیدہ یا عمل جو شریعت نے منوایا ہے تو اس کے اندر کوئی نہ کوئی روحانی یا جسمانی اخلاقی یا علمی یا مالی یا بدنی فائدہ مدنظر رکھا ہے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ جن کا عقیدہ منوانے سے کونسا فائدہ مدنظر ہے۔ پشاور شہر کے رئیس اور سرکش تعلیم جناب مفتی فدا محمد صاحب مرحوم بیرسٹر ایٹ لاء نے ایک دفعہ خاکسار کو فرمایا کہ ہمارے ملک کے مسلمان جنوں کے قائل اور معتقد ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بچہ کیا جوان انسان بھی رات کے وقت گھر سے باہر جانا پسند نہیں کرتا شہر جانے کی جرات تک نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی جنگل یا پہاڑ یا صحرا میں اکیلے رات کے وقت سفر کو جائیں۔ اس عقیدہ نے مرد و عورت سب کو نہایت بزدل اور کمزور طبع بنا دیا ہے۔ اس کے بالمقابل میں نے سوئٹزرلینڈ فرانس۔ انگلینڈ اور دوسرے ممالک

کا سفر کیا۔ رات کے وقت سمندر کے کنارہ سے جنگلوں اور راستوں پر عورتیں اور نوجوان بچے سامان اٹھاکر اکیلے آتے جاتے ہیں۔ اور کوئی ڈرتا نہیں۔ باوجودیکہ ان کی اناجیل میں جنوں کا ذکر ہے۔ مگر وہ اس عقیدہ کو ترک کر چکے ہیں۔

ہمارے قرآن کریم میں اگرچہ ایسا کوئی ذکر نہیں کہ فلاں انسان میں جن گھس گیا۔ پھر بھی مسلمان ان باتوں کے ایسے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ ساری اولاد بزدل اور نکمی ہو گئی ہے۔ اس عقیدہ نے ساری قوم کو نامرد بنا دیا۔ دلیری اور جرأت جاتی رہی۔ ایک نوجوان میدان جنگ کے گولوں اور توپوں سے نہ ڈریگا۔ مگر جب جن کا نام سنیگا تو اس کا پسینہ چھوٹ جائیگا۔ یہ اس عقیدہ کا لازمی نتیجہ ہے۔

جب مسلمان ہندوستان میں آئے۔ تو وہ توحید اور وہ جرأت جو ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی وہ ان سے ہندوستان کے ساتھ ازدواج سلسلے نے مفقود کر دیں۔ ہندو ماؤں کے مشرکانہ خیالات اور جن بھوت کے تخیلات دلوں میں بٹھا دئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ بن کر آئے اور غلام ہو کر رہ گئے۔

میں امید نہیں کرتا۔ کہ کوئی شخص جو حضرت باری تعالےٰ کو واحد لاشریک مانتا ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت قرآنیہ پر ایمان رکھتا ہو۔ اور حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا نبی یقین کرتا ہو وہ پھر ان مشرکانہ اور ہندوانہ خیالات کو اپنے دماغ میں جگہ دیگا۔

ہر احمدی کو چاہئیے کہ وہ جری اور دلیر بہادر ہو۔ اور جن اور بھوت کے فرضی وجود کا قائل نہ ہو۔

میں پھر کہتا ہوں کہ اگر جن کوئی ایسی مخلوق ہو جن کو انسان کی خدمت ۴

۴ کے واسطے ملائک کی طرح پیدا کیا گیا ہے۔ تو ہم کو اس سے انکار نہیں مگر جو صورتیں ہم نے بیان کی ہیں۔ وہ ناقابل قبول ہیں۔

بیرونِ ہند میں تبلیغ احمدیت

نیگوس میں تبلیغ

حکیم فضل الرحمٰن صاحب نائجیریا سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کے لئے یہاں بیس پاؤنڈ کے وعدہ ہو چکے ہیں۔ یہاں کے مقدمات کی وجہ سے گذشتہ ماہ بھی ہمارا کام قریباً بند رہا۔ سوائے کھلی ہوا کے لیکچروں کے جو شنبہ کی شب میں اور یکشنبہ کے صبح کو ہوتے رہے۔ درس قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ہوتا رہا۔ مجلس اطفال کے جلسے بھی جاری رہے۔

لنکا میں تبلیغ

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری کولمبو سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ کئی دوستوں نے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ بعد میں میں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس تحریک کی غرض و غایت اور اس کے ماتحت قربانی کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل تھیں۔ بعض دوستوں نے تحریک جدید کے چندے بھی ادا کئے۔ پانچ تقریریں کولمبو میں میری ہوئیں۔ چار تقریریں ایمان بالکتب کی ضرورت اور قرآن مجید کی فضیلت پر تھیں۔ کوشش کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ غیر احمدی ان تقاریر میں شامل ہوں۔ مگر تعصب کے باعث ان کی حاضری خاطر خواہ نہیں ہوئی۔ ان تمام تقریروں میں صداقت احمدیت بھی ضمنی طور پر بیان کی گئی۔ تقریروں کے علاوہ انفرادی گفتگو کے ذریعہ بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتا رہا۔ اسی طرح انفرادی اور اجتماعی گفتگو کے ذریعہ احباب جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے بھی کوشش کرتا رہا۔ مختلف مقامات کے احمدی و غیر احمدیوں کی تعلیمی اور تبلیغی خطوط لکھکر تعلیم و تبلیغ کی کوشش کی گئی۔ خصوصاً ریاست ٹراونکور کے بعض مقامات میں۔ علاوہ ازیں جماعت کے بعض احباب کو قرآن مجید اور عربی اور اردو زبان پڑھاتا رہا۔

رنگون میں تبلیغ

مولوی احمد جان صاحب نسیم رنگون سے یکم تا ۸ ستمبر کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون سے ملاقات کی اور مشورہ لیا کہ موجودہ حالات میں تبلیغ کس طرح مؤثر ہو سکتی ہے۔ طے پایا کہ جس قدر جلدی ہو سکے۔ برمی زبان میں پمفلٹ نکالا جائے جس میں مسلمانوں کے موجودہ حالات کا حوالہ دیکر انکی بد انتظامی کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کے متعلق بتایا جائے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا علاج بتلایا ہے اور امام کی ضرورت کے متعلق بھی اسمیں لکھا جائے۔ چنانچہ اس کی طیاری شروع کر دی ہے۔ اس ماہ میں شائع کیا جا سکیگا۔

چونکہ فساد پھر شروع ہو گیا ہے اور ملٹری پہرہ ہے اس لئے تبلیغ نہیں ہو سکی۔

مولوی احمد جان صاحب نسیم ۸ ستمبر کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ اب بازار کھل گئے ہیں۔ بڑے بڑے برمیوں اور مسلمانوں کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ایک اجلاس ہوا جس میں صلح کے متعلق گفتگو ہوئی۔ پمفلٹ جس کا ذکر کیا جا چکا ہے برمی زبان میں لکھوایا۔ اس کا انگلش میں ترجمہ کرنے کیواسطے بھیجا ہے۔ انفرادی طور پر تبلیغ بہت سے اصحاب کو کی گئی۔ ایک دوست کو احمدیت پڑھنے کیلئے دی۔ چار ہندو دوستوں کو اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ الفضل اور سن رائز کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتلایا کہ موجودہ وقت تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔

سماٹرا میں تبلیغ

مولوی محمد صادق صاحب میدان سے اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں مجھکو ایک غیر احمدی صاحب کا خط ملا جس کا مضمون یہ ہے کہ اخبار Pewarta Deli مورخہ ۵ اگست ۱۹۳۸ء میں ایک عیسائی کا خط درج ہے میرا خیال ہے کہ خط کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے متعلق آپ ہی عیسائیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہمیشہ عیسائیوں سے اس کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کیلئے کچھ وقت ضرور نکالیں گے چنانچہ میں نے مندرجہ بالا اخبار منگوا کر فوراً اس کا جواب لکھا۔ اور اس شخص کو بھجوا دیا اس کے ایک ہفتہ کے بعد Pewarta Deli کے ایڈیٹر صاحب کے پاس گیا اور ان سے کافی دیر گفتگو ہوتی رہی۔ وہ گو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں مگر افسوس کہ دراصل بے دین ہیں۔ ایکرات ایک عرب سے دو غیر احمدیوں کی موجودگی میں جہاد اور مسئلہ نبوت پر گفتگو کی۔ وہ ہماری صداقت کا قائل ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ میں ان دلائل کو سنکر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دوسرے لوگ غلطی پر ہیں۔ دوسرے غیر احمدیوں پر بھی اچھا اثر ہوا۔ ایام زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے ۴۵-۴۶ غیر احمدیوں کو تبلیغ ہوئی۔ اور دو اہم مضامین لکھے اس کے علاوہ درس باقاعدہ جاری رہا۔ اور بچوں اور مردوں کو سبق دئے گئے

پنجاب میں آہنی گھریلو دستکاری کی توسیع

پنجاب کے محکمہ صنعت و حرفت نے سرکاری تحقیقات کی بنا پر اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے ۲ کروڑ روپے کی مالیت کے بائیسکل سلائی کی مشینیں اور ان کے اجزاء وغیرہ منگواتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس ملک میں اس قسم کی تجارت میں لوگ کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور ہر بڑے بڑے شہر میں دو تین ایسی دوکانیں موجود ہیں جو دوسرے ملکوں سے مذکورہ بالا سامان منگواتی اور ان کو ترتیب دیتی ہیں لیکن پرزوں کو محض ترتیب دینا صنعتی اعتبار سے کافی نہیں۔ اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ملک کے اندر مذکورہ بالا صنعت و حرفت کو بہت پیمانہ پر قائم کرنے کا امکان ہے۔ اور مذکورہ بالا غیر ملکی اجزاء کو جوڑنے کے علاوہ اس ملک میں ہی ان اجزاء کی صنعت و حرفت منفعت بخش طور پر شروع کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ محکمہ صنعت و حرفت نے اس بارے میں جو تبصرہ پیش کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دھات اور لکڑی سے چھوٹی چھوٹی اشیاء بنانے والے کاریگروں کے لئے کافی گنجائش ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ دھات کا کام کرنے والے ہندوستانی کاریگر سوائے ان کاریگروں کے جو سرکاری کارخانوں یا مشہور پرائیویٹ کارخانوں میں کام کرتے ہیں مقررہ طریق کار اور معیار کو مد نظر نہیں رکھتے۔ جس قسم کا کام کرنے کے وہ عادی ہیں اس کی بناء پر وہ اس بات کے اہل نہیں کہ وہ اپنے کام میں درستی اور صحت پیدا کر سکیں نیز یکساں معیار کے پرزے بنا سکیں اور جو کاریگر مقررہ معیار کے مطابق پرزے تیار کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں انہیں بالعموم دوسری قسم کے کاموں میں مہارت خصوصی حاصل ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تبصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی سرمایہ دار مذکورہ بالا قسم کی چیزیں بنانے پر آمادہ ہو تو اسے معدن کاری گر تلاش کرنے میں سر دست بہت تکلیف ہوگی۔ اس کے علاوہ مذکورہ صدر صنعت و حرفت کرنے والے کاریگر بذات خود صنعت و حرفت کے اصطلاحی عمل اور کام کی درستی کے مطلوبہ معیار سے بھی ناواقف ہیں۔

موجودہ ضرورت کو پورا کرنے اور مذکورہ صدر صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے فیروز پور کے سرکاری صنعتی سکول کی از سر نو تنظیم کی ہے۔ جہاں دھاتوں سے ہلکی اشیاء اور مشین مثلاً دستی بجہ گاڑیاں بچوں کے ٹرائیکل بائیسکل۔ سائیکل سلائی کی مشینوں کے اجزاء ٹھیک طور پر بنانے کے لئے عملی تعلیم دی جائے گی۔ تعلیم کے لئے سند یافتہ اساتذہ کا تقرر ہو رہا ہے۔ اور غیر ممالک سے مطلوبہ مشینیں منگوائی جا رہی ہیں۔ نصاب تین سال میں ختم ہوگا اور تربیت کی سکیم میں صنعت کے تمام شعبے سکھائے جائیں گے۔ جو لوگ مذکورہ بالا سکول میں تعلیم پا چکیں گے۔ گھریلو صنعت کے لئے اپنا کارخانہ قائم کر سکیں گے یا وہ کسی قائم شدہ کارخانہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے کام کر سکیں گے ان جماعتوں کے متعلق مزید معلومات گورنمنٹ انڈسٹریل سکول فیروز پور ہیڈ ماسٹر صاحب سے حاصل ہو سکتی ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان گھریلو دستکاریوں کے متعلق بنیادی خیال یہ ہے۔ کہ ان میں کم سرمایہ کی ضرورت ہے اور کم مصارف سے کام جاری ہو سکتا ہے۔ فیروز پور میں مجوزہ صدر گھریلو صنعت و حرفت کی تعلیم کے سلسلہ میں یہ ضروری ہوگا کہ کاروبار کو گھریلو صنعت کے اصولوں پر جاری کرنے کے لئے کاریگروں کی جماعتیں اشتراک عمل کو مد نظر رکھیں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ شفیلڈ اور کوونٹری میں شہری گھریلو دستکاری موجود ہے۔ اور برمنگھم میں دھات کی ہلکی مصنوعات کی ساخت زیادہ حد تک گھریلو دستکاری کے اصولوں پر قائم ہے۔ اکثر دستکاریوں میں جاپان میں بھی اسی اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ صنعتی کاریگروں کی جماعتیں جو مصنوعات کی تیاری میں مل کر کام کرتی ہیں۔ کارخانہ کے مقابلہ میں زیادہ کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ہر ایک شہر یا قصبہ میں چھوٹے کاموں کی یا مرمت کے کام کی کافی افراط ہوتی ہے جو اوسط درجہ کی تجارتی دکان مشینوں اور کاریگروں کے نہ ہونے کے باعث سرانجام نہیں دے سکتی۔ نیز اوسط درجہ کا کارخانہ بھی اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ اس میں انفرادی توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

پرنس آف ویلز ملٹری کالج میں داخلہ

حال ہی میں اخبارات میں ایک نوٹس شائع کیا گیا تھا۔ جس کے ذریعہ جنوری ۱۹۳۹ء میں شروع ہونے والی میعاد میں پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں چند طلباء کے داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اب وظائف کی تقسیم کے متعلق منسلکہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ جنوری ۱۹۳۹ء میں کالج میں داخل ہونے والے کسی طالب علم کے والد یا سرپرست کو طالب علم مذکور کے داخلہ کی صورت میں مذکورہ وظیفہ کے لئے داخلہ کی درخواست سے علیحدہ ایک اور درخواست دینی چاہیئے۔ اس قسم کی تمام درخواستیں ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ ان درخواستوں میں خاندان کی مالی حالت کے متعلق تمام کوائف درج کئے جائیں اور ان وظائف کے لئے درخواستوں کے بارے میں جو فوجی سپاہیوں کے لڑکوں کے لئے یا بھرتی ہونے والی قوموں کے اراکین کے لئے مخصوص ہیں سائل کو اپنے استحقاق کا ثبوت دینا لازمی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

دارالصناعت کا اعلان

دارالصناعت کی مصنوعات کے لئے حسب الحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مکرمی حامد حسین خان صاحب آف میرٹھ کو ایجنٹ بنایا جائے۔ چنانچہ حامد حسین خان صاحب نے اپنی دوکان کھول لی ہے اور دارالصناعت کا مال ان کی دوکان پر رہتا ہے۔ احباب جماعت اس دوکان سے مال خریدیں۔ بیرونی جماعتیں بھی قومی تجارت کو ترقی دینے کے لئے مال منگوائیں تو مناسب ہے۔

ناظم تجارت

بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کو

الوداعی پارٹی

بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا جہلم تبدیل ہو گئے ہیں آپ ۱۹۱۸ء میں یہاں تشریف لائے اور ایک دو دفعہ باہر تبدیل ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتے رہے۔ آپ نے حسن سلوک اور اخلاق فاضلہ کا نہایت اچھا نمونہ پیش کیا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اس وقت آپ کی جدائی ہم ہی نہیں بلکہ غیر از جماعت بھی جن سے آپ کا تعلق رہا محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ محکمہ کے سٹاف نے آپ کو الوداعی پارٹی دی جس میں بہت سے کلرکوں اور پھر خود پوسٹ ماسٹر صاحب نے آپ کی ایمانداری اور صلح پسندی کی تعریف کی۔ اور سٹاف نے اعتراف کیا کہ احمدیت کی تعلیم واقعی صلح و آشتی کا سبق دینے والی۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرانے والی ہے۔ بابو صاحب نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے احمدیت کے متعلق مزید معلومات پیش کیں۔

جماعت کی طرف سے ۳۰ ستمبر کو پارٹی دی گئی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ دوسرے دوست بھی شامل ہوئے۔ جماعت نے ایڈریس پیش کیا جس میں بیان کیا کہ آپ نے اپنی عمر کا ایک کافی حصہ ہم میں گزارا اور اس دوران میں آپ نے مختلف عہدوں اور بالآخر امیر جماعت احمدیہ رہ کر جماعت احمدیہ سرگودھا کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر سے بہتر اجر دے۔ آپکو باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے ہر وقت جماعت کی بہتری کا خیال رہا۔ گو ہمارا ایمان ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نگران و محافظ خود خدا تعالیٰ ہے۔ اور ہر جگہ اسی کے فضل و رحم کے ساتھ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر انعامات الٰہیہ میں سے ایک انعام آپ جیسے کام کرنے والے مخلص بھی ہیں۔ ہم اپنے جذبات مختصر الفاظ میں بیان کر دینے کے بعد نہایت خلوص اور صدق دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کو ہمیشہ اپنے فضل و رحمت کے سایہ کے نیچے رکھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہماری استدعا ہے۔ کہ آپ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار۔ غلام رسول قائم مقام امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

ضرورت ملازمت

(۱) ایک موٹر ڈرائیور جو اپنے کام میں ماہر ہیں M.T میں کام کر چکے ہیں۔ اور اعلیٰ انگریز و دیسی حکام کے موٹر ڈرائیور رہ چکے ہیں۔ آجکل بیکار ہیں۔ اگر کوئی دوست انکو کام پر لگانے میں مدد دے سکتے ہوں تو مطلع فرمائیں۔

(۲) ایک صاحب جو عرصہ پندرہ بیس سال تک پٹواری مال کا کام کرتے رہے ہیں۔ آجکل بیکار ہونے کی وجہ سے ملازمت کی تلاش میں ہیں۔ اگر کسی دوست کو اپنی زمینوں وغیرہ کے انتظام کیلئے مختار کی ضرورت ہو تو صیغہ ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور خارجہ

اجراء "الفضل" کیلئے درخواست

تحصیل راجوری ریاست جموں کے ایک احمدی دوست جو نہایت مخلص ہیں اور بوجہ افلاس اخبار خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب استطاعت دوست انکے نام اخبار جاری کر کے عند اللہ ماجور ہوں

(منیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ گنگا بشن صاحب سب جج درجہ اول شیخوپورہ

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۲۴ سنہ ۱۹۳۸ء

فرم ٹاہلا رام ہیراج بذریعہ ہیراج ولد نرائن داس قوم اروڑہ ساکن چک ۱۱۸ چھور تحصیل و ضلع شیخوپورہ بنام اسماعیل

دعوےٰ ۳۵۰/۰

بنام اسماعیل ولد جناب قوم جٹ باجوہ ساکن چک ۱۲۱ ہنجلی تحصیل و ضلع شیخوپورہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ اسماعیل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسماعیل مذکور تاریخ ۲۴/۱۰/۳۸ کو مقام شیخوپورہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۶/۱۰/۳۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ اکتوبر۔ پراگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سوڈیٹن علاقہ میں چیک اور ڈیموکریٹک خیالات رکھنے والے لوگوں کو چن چن کر گولیوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ اس علاقہ سے بھاگ کر آنے والوں کو گرفتار کر کے موٹروں سے اتار کر قتل کر دیا جاتا ہے۔ مقتولین کی عورتوں کی بے عزتی کی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ وفاداری کا اظہار کریں تو انہیں بھی گولی کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔ چیک گورنمنٹ مظلومین کی حمایت کی طاقت نہیں رکھتی۔ بلکہ اس قدر مرعوب ہے کہ ان مظالم کے خلاف آواز بھی نہیں اٹھا سکتی۔ چیک اخبارات بھی ڈر کی وجہ سے خاموش ہیں۔

امرت سر ۸ اکتوبر۔ موضع فتح وال میں کانگرس کے جلسہ کے سلسلہ میں ۲۲ کانگرسیوں پر جو مقدمہ قتل دائر تھا۔ آج سپیشل مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ سناتے ہوئے گیارہ ملزموں کو بری اور باقیوں کو سیشن سپرد کر دیا۔

رہتک ۸ اکتوبر۔ وزیر اعظم اور مسٹر چھوٹو رام زمینداره کانفرنس میں شمولیت کے لئے یہاں آئے۔ ایک آراستہ ہاتھی پر ان کا جلوس نکالا گیا زمیندار بہت بڑی تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ بعض بنیوں نے دوکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگا رکھی تھیں۔ ہجوم نے انہیں اتار کر جلا دیا، کہا جاتا ہے کہ ہنگامہ میں بعض کانگرسی بنیوں کو کچھ چوٹیں بھی آئیں۔

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ میلہ کنبھ کے نتیجہ میں جو ہیضہ پھوٹا۔ اس کے انسداد کے لئے حکومت یو۔پی کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف کرنا پڑا۔ سنا گیا ہے کہ اب کے پھر یہی میلہ منعقد کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

پراگ ۸ اکتوبر۔ امریکہ کی براؤن یونیورسٹی نے چیکوسلواکیہ کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر بینز کو پبلک لاء اور بین الاقوامی تعلقات کی بناء پر پروفیسر شپ پیش کی ہے انہیں مشورہ دیا جا رہا ہے۔

کہ اسے منظور کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا انجام بھی ڈاکٹر شوشنگ سا ہو۔

جے پور ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سیکر کے راجہ راؤ نے اپنے وکیل کی معرفت مہاراجہ جے پور کو لکھا تھا۔ کہ انہیں حاضر ہو کر معافی مانگنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اجازت ملنے پر انہوں نے کل معافی مانگ لی۔ جو دیدی گئی۔

پشاور ۸ اکتوبر۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے وفد کے نمائندوں نے آج گاندھی جی کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر تبادلہ خیالات کیا۔ گاندھی جی نے انہیں ہدایت کی ہے کہ اس گفتگو سے متعلق رازداری سے کام لیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر ایجی ٹیشن کے متعلق گاندھی جی عنقریب ایک اہم اعلان جاری کریں گے۔

شملہ ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کی انگلستان سے واپسی پر فیڈرل سکیم میں ترمیم کے لئے بمقام دہلی ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائیگی جس میں گاندھی جی۔ مسٹر سبھاش چندر بوس۔ سر سکندر حیات خان۔ مسٹر جناح ڈاکٹر امبیدکار اور بعض دیگر لیڈر شامل ہونگے۔

کراچی ۸ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں آج شروع ہو گیا۔ صدر کانگرس کے مکتوب پر غور و خوض تاحال شروع نہیں ہوا۔ اس کے لئے سر سکندر حیات خان کا انتظار ہے۔ جو آج شام تک پہنچ جائیں گے۔

استنبول ۸ اکتوبر۔ جرمنی اور ترکی کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق حکومت جرمنی ترکی کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ قرض دے گی۔ حکومت ترکی اس سے اپنی فوجی طاقت میں اضافہ اور صنعتوں کو فروغ دیگی

لنڈن ۸ اکتوبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس رائے کا بہت زور سے اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ اس امر کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جرمنی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر پولینڈ اور ہنگری کو بھی دبا لیگا

پشاور ۸ اکتوبر۔ حکومت سرحد نے تمام لوکل باڈیز میں نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مخلوط انتخاب رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ باوجودیکہ لوکل باڈیز اس کی مخالف ہیں

شملہ ۸ اکتوبر۔ اس وقت تک یہ قاعدہ تھا۔ کہ جو روپیہ لوگوں نے گورنمنٹ سیکورٹیز پر لگایا ہوا ہو۔ اس پر کوئی انکم ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ بشرطیکہ وہ ۲۲ ہزار سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے گورنر جنرل نے یہ رعایت منسوخ کر دی ہے۔ ایسے روپیہ کے متعلق دوسری مراعات بھی واپس لے لی گئی ہیں۔

پشاور ۷ اکتوبر۔ حکومت ہند کے فارن سیکرٹری آج کل کابل گئے ہوئے ہیں۔ ان کا اس سفر سے مقصد ان غلط فہمیوں کو دور کرنا بتایا جاتا ہے جو شامی پیر کے سلسلہ میں حکومت ہند کے سرکاری حکام کی روش کے متعلق حکومت افغانستان میں پیدا ہو چکی ہیں۔

کراچی ۸ اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح صدر سندھ مسلم لیگ کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت میں بیان کیا۔ کہ جب سے کانگرس نے چھ صوبوں میں اکثریت حاصل کی ہے۔ کانگرس ہائی کمانڈ کا رویہ مسلم لیگ کے سلسلہ میں جارحانہ ہو گیا ہے ملازمتیں کانگرسیوں یا ان مسلمانوں کو دی جاتی ہیں جو مسلم لیگ سے غداری کرنے کو تیار ہوں۔ نیز یہاں کانگرسی وزارتوں کا جو کہنا نہ مانے۔ اسے بڑی آزادی سے کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کا شکار بنایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے مفاد کے منافی قانون بنائے جا رہے ہیں مسلم اخبارات کو ضمانت ضبط کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کو نہ تو ہندوؤں سے کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی وہ ہندوؤں کے خلاف کوئی جنگ کر رہے ہیں۔

کراچی ۸ اکتوبر۔ وزراء سندھ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنماؤں کی آپس میں گفتگو اور مشورے کو سیاسی حلقوں میں بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کے رہنما کوئی ایسا حل تلاش کر رہے ہیں جس سے سندھ اسمبلی کے ۳۵ ارکان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اور ایک دو کے مزید اضافے کے ساتھ مسلم لیگ کی وزارت قائم ہو جائے۔

کلکتہ ۸ اکتوبر۔ ٹیٹا گھر میں سن کے کارخانوں کے بیس ہزار مزدوروں کی پرامن ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ مزدور رہنما حکومت بنگال اور مالکان کارخانجات کو ملنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ ۱۰ اکتوبر کو ایک عظیم الشان جلوس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جس میں کارخانجات کے تمام مزدوروں کی جنرل سٹرائیک کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

شنگھائی ۸ اکتوبر۔ ہنکاؤ کو فتح کرنے کے لئے جاپانی افواج تین طرف سے حملے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ شمال میں جاپانی افواج ۹۰ میل اور مشرق میں ۵۰ میل دور ہیں۔ دریائے ینگسی کی طرف سے بھی جاپانی فوجیں ۱۰ میل آگے بڑھ آئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہنکاؤ کی حفاظت کے لئے چینی افواج نے بھی زبردست تیاری کر رکھی ہے۔

برلن ۸ اکتوبر۔ بین الاقوامی کمیشن نے ایک کمیونک کے ذریعہ اس افواہ کی تردید کی ہے کہ چیکوسلواکیہ کی سرحدوں کے سلسلہ میں کمیشن جرمن افواج کے دباؤ کے زیر اثر فیصلہ کر رہی ہے۔ جرمنی کے اخبارات بھی اس قسم کی افواہوں کی زبردست مذمت کر رہے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی